نوحہ

بے کسوں کا قافلہ ہے شام کا بازار ہے
خواہر عباسِؑ غازی قافلہ سالار ہے

یوں حقارت سے نہ دیکھو سیدِ سجادؑ کو
یہ کوئی مفلس نہیں کونین کا سردار ہے

کیوں نہ رونے کی صدا آئے در و دیوار سے
بے ردا سیّدانیاں ہیں اور بھرا دربار ہے

خاک سر پر تازیانوں کے نشاں ہیں پشت پر
طوق ہے زنجیر ہے اور عابدِؑ بیمار

یا الٰہی کیسے گزرے گا یہ نازوں کا پلا
پاؤں میں چھالے پڑے ہیں راستہ پُرخار ہے

تازیانے مت لگاؤ مت ستاؤ ظالمو
یہ بہت زخمی بہت پیاسا بہت بیمار ہے

کس طرح مانگے غلاموں سے بھلا عابدؑ رِدا
یہ ہے غازیؑ کا بھتیجا اور بڑا خودار ہے

کہہ رہا ہے شاہؑ کی آنکھوں سے خوں بہتا ہوا 417
شام کے بازار کی منزل بہت دشوار ہے

کہہ دو گوہؔر ہاتھ اُٹھائے ماتمِ شہؑ کیلئے
اس جہاں میں جس کو بخشش کی سند درکار ہے